رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دوبار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر — چندہ

قاضی محمد ظہور الدین اکمل — سالانہ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۵ | یکم مارچ ۱۹۲۹ء ✻ ۱۸ رمضان ۱۳۴۷ھ | جلد ۳

KHILAFAT LIBRARY

صبح کی دعا

خوابیدہ میری قسمت مولا تو پھر جگا دے
حالت بگڑ چکی ہے رحمت سے پھر بنا دے

دنیا کی کشمکش سے بیزار دل ہوا ہے
اس کشمکش کے اندر کچھ اور لو لگا دے

جو عرش پر پہنچ کر رحمت کو کھینچ لائے
وہ آہ پر اثر دے پر عجز وہ دعا دے

ہم جس پہ چل کے یارب پائیں تری رضا کو
ہم کور باطنوں کو وہ راستہ دکھا دے

ہے اپنی بدنصیبی بھائی سے بھائی چھوٹا
بچھڑے ہوئے دلوں کو آپس میں پھر ملا دے

دل کی کدورتوں کو الفت سے پھر بدل کر
دل مثل آئینہ دے احسان بے ریا دے

سو دکھ مصیبتیں ہوں مضبوط دل مگر دے
صبر و سکوں کی عادت ہنگام ابتلا دے

تیری ہو یاد دل میں تیرا ہو ذکر لب پر
بھولیں کبھی نہ تجھ کو ایسی تو مے پلا دے

باطل کے آگے یارب ہرگز نہ سر جھکائیں
دل سے ہمارے یکسر باطل کا ڈر مٹا دے

حکموں سے تیرے غافل ہم سب سدا رہے ہیں
پر کس کے در پہ جائیں گر تو ہمیں بھلا دے

ناداں کا دل ہوا ہے ظلمت کدہ گنہ سے
الفت کا اپنی اسمیں روشن دیا جلا دے

(منقول خاکسارہ مسلم خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

لجنہ اماء اللہ کا قیام گوجرانوالہ میں

خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہاں بھی لجنہ اماء اللہ قائم کرنیکی توفیق عطا فرمائی - مورخہ ۱۹ جنوری کو ہمشیرہ بڑی بھابی شیخ نذیر احمد صاحب کے مکان پر ۲ بجے بعد دوپہر مستورات جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا - قریباً ۲۳ عورتیں موجود تھیں محترمہ عزیزہ بیگم اہلیہ حکیم محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ترجمہ کر کے افتتاح کیا اسکے بعد زوجہ غلام حیدر صاحب نے خدا کی شکر گزاری پڑھکر سنائی - اور عزیزہ امۃ الرحمن بنت میاں عبد اللہ شیرباز صاحب نے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جو آپنے ۲۷ دسمبر کو عورتوں میں فرمائی تھی - اسکے بعض الفاظ نوٹ کیے ہوئے سنائے آخر میں عزیزہ امۃ اللہ بیگم نے ادب پر ایک مضمون پڑھکر سنایا - بعد ازاں انتخاب عہدیداران عمل میں آیا محترمہ عزیزہ بیگم زوجہ حکیم محمد دین صاحب باتفاق رائے پریذیڈنٹ منتخب ہوئیں (خاکسار) سلمہ خاتون بنت شیخ مشتاق حسین صاحب سکرٹری - اور محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ زوجہ شیخ نذیر احمد صاحب محاسب انجمن احمدیہ معاون سکرٹری مقرر ہوئیں آخر میں زوجہ برادرم شیخ نذیر احمد صاحب نے چائے وغیرہ سے تواضع کی اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا - والسلام

راقمہ خاکسارہ سلمہ خاتون سکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ دار السلام

مصباح کے وی پی

دو تین مرتبہ اطلاع دے چکا ہوں کہ کئی مصباحی بہنوں نے ابھی تک جلد دوم کا چندہ سال تمام یا چھ ماہ ادا نہیں کیا مگر ان کے نام اخبار جاری ہے - مہربانی فرما کر ایسی تمام مصباحی بہنیں اپنے اخبار مصباح کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں - اور اپنا پتہ و نمبر خریداری کوپن پر ضرور لکھیں - وی پی میں خرچ زیادہ آتا ہے - دوم جن مصباحی بہنوں نے جلد سوم یعنی اس جلد کا جو ۱۵ دسمبر سے چل رہی ہے چندہ پیشگی ابھی تک ادا نہیں کیا - وہ بھی توجہ فرمائیں - آخر یہ چندہ ادا کرنا ہی ہے اگر ابھی توجہ کرکے قیمت بھجوا دیں تو تمام سال ہم بھی وقت پر مصباح بھجواتے رہینگے - خرچ کی تخفیف کیلئے عملہ بھی الگ نہیں رکھا گیا - اسلئے بھی بہنوں کو چاہیئے کہ چندہ خود بخود بھیجدیا کریں - اگر خریداران مصباح اس بار بھی سستی کریں تو یاد رہے کہ وی پی کیطرح مجبوری وقت پر کام کرنا پڑیگا اور خود بخود اخبار بند ہو جائیگا۔ ۱۵ دن انتظار کرکے پھر ان خریداران مصباح کے نام وی پی کیے جائینگے جنکی طرف سے جلد دوم کا چندہ وصول نہیں ہوا - یا انکا دیا ہوا چندہ فروری ۱۹۲۹ء تک ختم ہو چکا ہے - یہ وی پی ضرور وصول کرلے جائیں - تاکہ دفتر کا نقصان نہ ہو - جنرل مینیجر مصباح قادیان

زنانہ صنعتی نمائش

(اس نمائش میں مسلم و غیر مسلم سب خواتین حصہ لے سکتی ہیں)

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء کو تین یوم کیلئے ایک نمائش زنانہ مصنوعات و دستکاریوں کی لگائی جائیگی، اس نمائش کا افتتاح مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۹ء کو بوقت دو بجے دن کے ایک زنانہ جلسہ میں کیا جائیگا، جہاں پردہ کا معقول انتظام ہوگا اور اس جلسہ میں گذشتہ سال کی نمائش کے مجوزہ انعامات تقسیم ہونگے - اس سال بھی اعلیٰ قسم کی دستکاریوں پر مقابلہ کرکے انعامات دیئے جائینگے، جنکے متعلق قواعد و ضوابط مجھ سے بذریعہ خط و کتابت دریافت کیئے جاسکتے ہیں، امسال نمائش کے دو حصے سیکشن ہونگے

(۱) پہلے سیکشن میں:- ہر قسم کی فینسی زنانہ دستکاریاں رکھی جائینگی :

(۲) دوسرے سیکشن میں:- صرف ایسی مصنوعات دکھائی جائینگی جنکو مستورات گھر پر رہ کر تیار کرسکتی ہوں، اور جنہیں بازار میں فروخت کرکے خاطر خواہ منافع کی صورت پیدا کی جاسکتی ہو :

جو بہنیں اس نمائش میں حصہ لینا چاہیں انہیں ابھی سے سامان تیار کرنا شروع کردینا چاہیئے اور ۲۴ مارچ ۱۹۲۹ء تک اپنی اشیاء کے ساتھ خاص طور پر یہ تحریر کرکے کہ انکی کون کونسی چیز کس سیکشن میں رکھی جائے بھیجدینا چاہیئے :

اس نمائش کا مقصد خاص طور پر مستورات میں قابل روزگار صنعت و دستکاری کا پھیلانا ہے، اسلئے دوسرے سیکشن میں انعامات بہ نسبت پہلے سیکشن کے زیادہ دیئے جائینگے لیکن ہر ایک چیز کے ساتھ اصل لاگت اور جتنے گھنٹے یا وقت مختلف نشستوں میں اسکے بنانے میں صرف کیا گیا ہو لکھنا ضروری ہوگا تاکہ اندازہ کیا جاسکے کہ کونسی دستکاری مستورات کیلئے زیادہ منفعت بخش ہوسکتی ہے :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان یکم مارچ ۱۹۲۹ء

تربیت اولاد

(۱) ورثہ اور ماحول کے اثرات

مضمون کی اہمیت قوموں کی زندگی اور بقا کا انحصار آیندہ نسلوں کی اخلاقی اور جسمانی حالت کی درستی پر ہے کیونکہ جن بچوں کے اخلاق غلط تربیت کی وجہ سے خراب ہونگے وہ بڑے ہو کر کس طرح قوم کو زندہ اور مضبوط کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے خراب چال چلن سے قوم کو تباہ کرنیوالے ہونگے۔ اسی طرح اگر مائیں بچوں کی جسمانی صحت کا خیال نہیں رکھینگی۔ تو وہ قوم کے لئے کس طرح طاقتور اور زندگی بخشنے والے ہو سکتے ہیں۔ گویا اس جسمانی تربیت میں کمی پیدا ہو جانے سے بھی آیندہ نسلیں جن پر قوم کی ترقی اور بقا کا دارومدار ہے تباہ ہو جائیگی اسلئے والدین کا اہم فرض ہے کہ اعلیٰ تربیت اور اخلاقی و جسمانی صحت کا خیال رکھیں۔ تاکہ وہ اخلاق اور اپنی شجاعت سے قوم کے ہونہار فرزند کہلا سکیں۔ نیک اور بد بنانا یہ سب ذمہ واری ماں باپ پر عائد ہوتی ہے کیونکہ بچپن میں اچھا اور بُرا بننا تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پس تربیت کا سنہری موقع بچپن کا زمانہ ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ چھوٹی عمر میں انکی تربیت شروع کریں۔ بچپن کے زمانہ میں تربیت کرنے کے بہت فوائد اور وجوہات ہیں ؞

---

(۱) بچوں میں نقل کا مادہ بہت ہوتا ہے جو نمونہ انکے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اسکو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ اسلئے نیک نمونہ بچوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ اگر بُرے افعال اور حرکات انکے سامنے پیش کی جائینگی۔ تو بلا تامل اخذ کرینگے ؞

(۲) چونکہ بچوں میں تکلیف کا احساس کم ہوتا ہے اس لئے جو کام اور بات انکو بچپن میں سکھائی جائیگی۔ اسکی مشق اچھی طرح بچوں کو ہو جائیگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ جنہوں نے چھوٹی عمر سے لیکر بڑے ہونے تک نماز نہیں پڑھی ہوتی۔ جب اخیر وقت میں اپنے آپکو نیک بناتے ہوئے نماز پڑھنی شروع کرتے ہیں۔ چونکہ وہ عادی نہیں ہوتے اسلئے شروع میں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً نومسلم انگریز کیونکہ بوجہ عادت نہ ہونے کے وہ دوزانو نہیں بیٹھ سکتے۔ پس اس قسم کی سب باتیں شروع میں مشق نہ ہونے کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں ؞

KHILAFAT LIBRARY

---

(۳) بچہ کے دماغ کی تختی پہلے صاف ہوتی ہے جس پر کچھ نہیں لکھا ہوتا۔ اسلئے جو بات انکو پہلے سکھائی جائیگی۔ جلد اور آسانی سے اس پر نقش ہو جائیگی۔ اگر اوائل میں تربیت کرنے میں صرف اس خیال کو پیش نظر رکھکر غفلت سے کام لیں۔ کہ ابھی بچہ ہے بُرے افعال اور حرکات سے ممانعت کی کیا ضرورت ہے۔ یاد رکھیں ہمارا یہ خیال ایک وہم ہے

زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ جو کچھ اسکے دماغ میں پہلے لکھا ہوگا۔ بعد میں مٹانا مشکل ہو جائیگا۔ جس طرح تختی پر لکھا ہوا مٹا کر لکھنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح بچّہ کے دماغ کا حال ہے جو تربیت اس کی ابتدا میں ہوگی۔ اس کا رفع کرنا والدین کے لئے تکلیف کا موجب ہوگا ؛

(۴) کئی جسمانی اور اخلاقی امراض بچپن میں نمودار ہوتی ہیں۔ لیکن وہ تھوڑی سی توجہ سے دُور ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر اخلاقی لحاظ سے بد عادات پیدا ہو جائیں تو آسانی سے رفع ہو سکتی ہیں۔ اگر اس موقع پر سستی اختیار کی جائے گی۔ تو یہ خراب افعال اور عادات اسقدر راسخ ہو جائینگی۔ کہ انکا چھوٹنا مشکل ہو جائیگا ؛

ورثہ کے اثرات

قرآن کریم میں آتا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددناہ اسفل سافلین کہ ہم نے انسان کو اعلیٰ طاقتیں دیکر پیدا کیا۔ پھر وہ ضلالت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ کہ ہر بچّہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اسکے والدین اسکو یہودی اور نصاریٰ بنا دیتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت اور حدیث نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر بچّہ پاک فطرت لیکر پیدا ہوتا ہے۔ فطرت سب کی نیک ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں غلط تعلیم و تربیت اور خراب صحبت سے بُری عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ورثہ کا اثر بھی بچّہ میں ضرور ہوتا ہے۔ جس طرح ایک بہادر اور مضبوط آدمی کا بچّہ ویسا ہی مضبوط اور ہوشیار ہوتا ہے ...... کمزور کا بچّہ کمزور اور شرابی اور زانی کا بچّہ بھی ویسی عادات میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن یہ ورثہ کے اثرات اور نتائج ضروری نہیں۔ یہ صرف ایک میلان ہوتا ہے جو اعلیٰ تربیت سے دُور ہو سکتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ بعض دفعہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک شرابی اور زانی کا لڑکا نیک اور ایک متقی اور پرہیز گار کا لڑکا بے دین اور نالائق حرکات کا مرتکب ہوتا ہے۔ جسکی وجہ یہی ہے کہ اچھی صحبت اور اعلیٰ تربیت سے بد آدمی کا لڑکا بھی نیک اور اچھے آدمی کا لڑکا بھی خراب اور بُری صحبت سے بد عادات اختیار کر سکتا ہے ؛

ماؤں کا غلط خیال

بعض والدین کا خیال ہوتا ہے کہ ورثہ کا اثر مٹ نہیں سکتا۔ اس بنا پر اکثر مائیں بچوں کی تربیت میں کوشش کرنی چھوڑ دیتی ہیں۔ کہ ورثہ کے اثرات مٹ نہیں سکتے۔ مثلاً اگر بچّہ میں خراب عادات ہوں۔ یا پڑھائی کی طرف توجہ نہ کرتا ہو۔ تو بجائے اسکے سامنے نیک نمونہ پیش کرنے کے غلط واقعات کو سامنے لانا شروع کر دیتی ہیں۔ اس طرح نہ صرف اپنی ناکامی کی وجہ سے تعلیم تربیت میں کوتاہی کرتی ہیں۔ بلکہ بچّہ کو بھی ان حرکات پر دلیری سے کاربند کرا دیتی ہیں۔ مثلاً یہ کہنا شروع کرینگی۔ کہ اسکا فلاں بھی اسی طرح کا تھا۔ اس کا چچا بھی نہیں پڑھتا تھا۔ اسکے باپ میں بھی یہ حرکات پائی جاتی ہیں۔ کیا

ایسے کلمات سُننے سے بچہ اپنے بد افعال کو چھوڑ دیگا ؟ یا جرأت سے اس پر عمل پیرا ہوگا ؟ یا ایسے واقعات پیش نظر رکھکر مائیں بچوں کی تعلیم و تربیت میں کماحقہ کوشش کرینگی ؟ ہرگز نہیں - یہ سب باتیں اپنے دل کو تسلّی دینے والی ہوتی ہیں - جن سے بچنے کی ضرورت ہے - اس کی بجائے اس قسم کے اچھے واقعات اور اعلیٰ نمونے بچے کے سامنے پیش کرکے اس کے جذبات اُبھارنے چاہئیں - تاکہ وہ بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے - پس اگر فرض کر لیا جائے کہ ورثہ کے اثرات ایسے ہوتے ہیں کہ مٹ نہیں سکتے - تو کیا وجہ ہے کہ ایک باپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں - ان میں سے ایک بیٹا کیا بلحاظ دین اور کیا بلحاظ دنیا کے باپ کا ہونہار فرزند ہوتا ہے - اور دوسرا بے دین ہوتا ہے - اولاد میں اسقدر تفاوت ہونا بتاتا ہے - کہ ورثہ کا اثر مٹ سکتا ہے - اگر ورثہ کا اثر دائمی اور اٹل ہوتا - تو چاہئیے تھا کہ دونو بھائی ایک جیسے ہوتے ٭

KHILAFAT LIBRARY

تربیت کا اثر بہت سے واقعات اور مثالیں ہمیں بتاتی ہیں - کہ ورثہ کا اثر رنگ کی طرح ہوتا ہے - جو اچھی تربیت سے مٹ سکتا ہے - اس لئے ماؤں کو چاہیئے کہ ورثہ کے عقیدہ کو سامنے لاکر بچوں کی تربیت میں کوتاہی نہ کریں - لیکن بعض کہتے ہیں کہ ورثہ کا اثر کچھ بھی نہیں - یہ سب تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے - حالانکہ یہ دونو افراط و تفریط کی راہیں ہیں - قرآن کریم نے وسطی راہ اختیار کی ہے کہ ورثہ کا اثر بھی ہے مگر خفیف میلان کی صورت میں ورثہ کی مثال رنگ کی طرح ہے جس طرح ایک کپڑے پر رنگ چڑھا ہوا ہو - تو پانی سے دھوکر صاف ہو جاتا ہے اسی طرح ورثہ کا میلان بھی اعلیٰ تربیت سے دُور ہو سکتا ہے - ورثہ بیج کی طرح ہوتا ہے اور تعلیم و تربیت زمین ہے جس طرح کھیتی میں بیج ڈال کر کسان دیر تک اسکی آبپاشی کرتا ہے اسی طرح ورثہ ایک بیج کی مانند ہے جس کی نگہداشت اور تربیت کرنا اسوقت تک لازمی ہے جبتک نیک عادات بچے میں راسخ نہ ہو جائیں - حدیث نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ ورثہ کا اثر بھی ہے چنانچہ یہ دُعا جو خاص تعلّقات کے لئے سکھائی گئی ہے اللّٰھم جنّبنا الشیطٰن و جنّب الشیطان ما رزقتنا اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ ماں باپ پہلے بھی اپنے خیالات کو پاک رکھیں - اسی طرح تربیت کا اثر بھی ضرور ہوتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اسکے کان میں اذان دینے کا حکم ہوتا ہے - گویا اسوقت ماں باپ کو تعلیم دی جاتی ہے کہ بچے کی تربیت کا زمانہ اسوقت سے شروع ہوتا ہے - اس لئے ضروری ہے کہ پہلے بھی اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھیں - اور بعد میں اعلیٰ تربیت بھی کریں - اسلئے دونو باتیں اہم ہیں - اگر ورثہ کا اثر ہو بھی جائے تو والدین کو ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیئے - اعلیٰ تربیت سے اس نقص کو دُور کرنے کی کوشش کریں ٭

خاکسارہ مریم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب
مشرقی افریقہ - یوگینڈا - کاکامری

شکریہ - خدا تعالیٰ جزاء خیر دے اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب کو - کہ نہایت مفید سلسلہ مضامین شروع کیا ہے امید ہے یہ جاری رکھینگی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ٭ (ایڈیٹر)

تحریک چندہ برائے مسجد لنڈن

معزز بہنو! سب سے پہلے ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا فرض ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ایسی تاریکی کے زمانہ میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ اور راہ راست قبول کرنیکی توفیق بخشی۔ ہمارے ہرگز کوئی ایسے سابقہ اعمال نہ تھے جنکی وجہ سے خدا نے ہم پر یہ احسان کیا۔ بلکہ یہ اسکا رحم ہے کہ اس نے اپنے دین کی خدمت کیلئے ہم کو چن لیا۔ ورنہ دنیا میں بڑے بڑے مالداروں اور بڑے بڑے عالموں کی کوئی کمی نہ تھی۔ مگر کس کام کا وہ مال جو خدا کی راہ میں کام نہ آئے۔ اور کیا وہ علم جو حق کو شناخت نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے انکے مالوں اور انکے علموں کی طرف توجہ نہیں کی کیونکہ وہ خدا جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے وہ انسان کے اخلاص اور اسکی محبت کو دیکھتا ہے نہ کہ اسکے ظاہری مال اور علم کو۔ یہی مال اور علم تھا جسکے ناز پر بہت سے لوگ حق کو قبول کرنے سے محروم رہ گئے۔ اور اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ کر بیٹھے ؛

تاریخ ہمیں بتاتی ہے اور تمام انبیاءؑ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک وہ قربانی نہ کرے۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ پر غور کرنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کیسی عظیم الشان قربانی کی روح آپ نے مردوں اور عورتوں میں پھونک دی تھی۔ مال تو کچھ حقیقت نہیں رکھتا صحابہؓ نے تو اپنی جانوں کو بھیڑوں اور بکریوں کی طرح اس راہ میں قربان کر دیا تھا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلعم نے مال طلب کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنے گھر کا سارا مال اور اسباب لیجاکر نبی کریم صلعم کے آگے رکھدیا۔ آپ نے پوچھا کہ ابو بکرؓ کچھ گھر میں بھی چھوڑ آئے؟ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ خدا اور اسکا رسول بس ہے۔ صحابہؓ کی انہی قربانیوں کے بدلہ میں خدا نے انکو اتنی سلطنت اور دولت دی کہ کوئی محتاج خیرات لینے والا نہیں ملتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ جب مکہ سے ہجرت کر کے گئے تو آپکے زیادہ سے زیادہ ایک کچا مکان پیچھے چھوڑا ہوگا۔ لیکن خدا نے اس قربانی کے بدلہ میں آپکو سلطنت کا مالک بنا دیا۔ حضرت عمرؓ ایک وقت اونٹ چراتے تھے۔ لیکن وہی عمرؓ ایک وقت بادشاہ ہوئے اور سوائے خدا کے ان پر کوئی حاکم نہ تھا۔ پس یہ عظیم الشان تغیر جو دنیا میں آیا کہ شاہ روم اور شاہ ایران کی بڑی بڑی سلطنتیں مٹا دی گئیں۔ اور ان سلطنتوں کے وارث وہ لوگ ہوئے جو اونٹ اور بکریاں چراتے تھے۔ کیا یہ تغیر یوں ہی ہو گیا؟ نہیں! بلکہ اسکے لئے صحابہؓ کو ایسی ایسی قربانیاں کرنی پڑیں کہ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے اس راہ میں اپنی جانوں کو فدا کیا۔ اپنے مالوں کو بیدریغ خرچ کیا۔ اپنے وطن اور گھروں کو چھوڑا۔ اور اپنے عزیز و اقارب سے جدائی اختیار کی۔ تب خدا نے انپر انعامات کے دروازے کھول دیئے اور انکو وہ کچھ دیا۔ جو انکے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا۔

ان واقعات سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر قربانی کے کوئی انعام نہیں ملتا۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ اور جواب میں وہ کچھ دیتا ہے کہ انسان کی قربانی اسکے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی ؛

بہنو! خدا کی راہ میں خرچ کرنیکا بھی وقت ہوتا ہے۔

فتح مکہ سے اوّل جن لوگوں نے اپنے مالوں کو خرچ کیا تھا۔ اُنکی نسبت خود آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اب بعد میں جو لوگ اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو اُنکی وہ قدر نہیں ہو سکتی جو فتح مکہ سے اوّل ایک جَو کی مٹھی خرچ کرنیکی ہو سکتی تھی۔ اس طرح ہمارے بعد میں آنیوالی نسلیں اگر سونا بھی اس راہ میں خرچ کرینگی تو اُس اجر کی مستحق نہیں ہو سکینگی جو اسوقت چند پیسے خرچ کرنے سے مل سکتا ہے ٭

یہ بالکل سچّی بات ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبراتے ہیں۔ وہ یقیناً اسکی ضرورت کا احساس نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ "کچھ بچتا ہی نہیں۔ ہم کہاں سے چندہ دیں" یا یہ کہتے ہیں کہ "ہمارے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ چندہ کہاں سے لائیں"!

کیا وہ اتنا نہیں سوچتے کہ اخراجات کی جو دوسری مدّیں ہیں۔ اُن سب سے زیادہ اہم مدّ تو یہی خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے جہاں اور دوسری ساری مدّیں پوری ہو جاتی ہیں۔ کیا یہی مدّ پوری نہیں ہو سکتی۔ اسکا تو صاف مطلب یہ ہے کہ ہم اس مدّ کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں خدانخواستہ اگر کسی کا بچّہ بیمار ہو جائے تو کیا اُسکے والدین قرض لیکر بھی اُسکے علاج معالجہ میں کچھ کسر اُٹھا رکھیں گے؟ کونسی ایسی ماں ہے جس کا بچّہ اُسکی آنکھوں کے سامنے بیمار تڑپتا ہو۔ اور وہ یہ کہے کہ گھر کا خرچ تو پورا نہیں ہوتا میں اسکا علاج کیسے کراؤں۔ یقیناً وہ قرض لیکر اور بھیک مانگ کر بھی اس خرچ کو برداشت کریگی۔ پھر کیسے افسوس کی بات ہے کہ دین اسلام جو ہمیں اپنے بچّوں سے بھی زیادہ پیارا ہونا چاہیئے۔ وہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے بیمار تڑپتا ہو۔ اور ہم اُسکی کچھ فکر نہ کریں۔ اور یہ کہدیں کہ گھر کے خرچ پورے نہیں ہوتے۔ اسکا تو مطلب یہ ہے کہ اسلام سے ہماری محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ بچّہ بیمار ہو۔ تو قرض لیکر خرچ کرنے سے بھی عار نہ ہو۔ اور اگر اسلام بیمار ہو۔ تو ہمارے کانوں پر جُوں تک نہ رینگے ٭

کون ایسا آدمی ہے۔ جس کے گھر مہمان آئے۔ اور وہ مہمان کی خاطر تواضع سے آنکھیں بند کرلے۔ اور یہ کہدے کہ میرے اپنے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ میں دوسرے کی خاطر تواضع کیسے کروں؟ پس کیسے افسوس کی بات ہوگی اگر ہم عارضی مہمانوں کے لئے تو قرض لیکر خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔ اور اسلام کے لئے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا ہے خرچ کرتے ہوئے گھبرائیں۔ پس اسکا مطلب صاف ہے کہ ہم خدا کی راہ میں خرچ کرنیکی ضرورت اور اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ ورنہ جہاں گھر کے اور سارے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی کام رُکا نہیں رہتا۔ وہاں خدا کی راہ میں چند پیسے خرچ کرنے سے کیا مصیبت آسکتی ہے ٭

اے بہنو! دنیا کے لئے ہم جو کچھ خرچ کرتے ہیں وہ یہیں چھوٹنا ہوگا۔ کسی کو نہیں دیکھا ہوگا کہ وہ اپنے مال اور اسباب کو اپنے ہمراہ لے گیا ہو۔ البتہ دین کے لئے ہم جو کچھ خرچ کریں وہی ہے جو ہمارے ساتھ جائیگا اور ہمارے کام آئیگا۔ خدا کے کام تو پورے ہو کر رہتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں رُک سکتے۔ پس ہمیں تو خوش ہونا چاہیئے اور اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اُنہوں نے از راہ کرم ہمیں بھی اس ثواب میں شامل ہونے کا موقعہ دیا۔ ورنہ خدا ہمارے پیسوں کا محتاج

KHILAFAT LIBRARY

نہیں - اور نہ ہی اُسکے کام رُکے رہ سکتے ہیں - خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اِس موقعہ سے پورا فائدہ اُٹھائیں - اور اپنی جھولیوں کو ثواب سے بھر لیں - کیونکہ یہ دن اور ایسے موقعے روز روز نہیں ؛ والسّلام

اہلیہ عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ - نئی دہلی

احمدی بہنو! اپنا فرضِ تبلیغ ادا کرو

ابتدائے پیدائش سے خدا کا قانون ہے کہ جب کبھی نوع انسان پر تاریکی کا غلبہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سُنّت کے موافق انبیاءؑ کو مبعوث فرمایا جنہوں نے تاریکی کو پاش پاش کر کے دنیا میں نورِ توحید کو پھیلایا اور وہ لوگ جو خدا کے حکموں سے بیخبر ہو گئے تھے اُن کے سینوں کو نورِ توحید سے منور کیا - اسی قانونِ قدرت کے موافق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اخیر زمانہ میں جبکہ میری اُمّت بھی پہلی اُمّتوں کی طرح خدا کے حکموں کو بھول جائیگی اور دین محض ایک رسم کے طور پر رہ جاویگا اور لوگ قرآن شریف کی تعلیم کو بھول جائینگے اور خدائے واحد کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرنے لگ جائینگے اور دنیا سے امانت اُٹھ جائیگی اور اُمّت کے علماء یہودی علماء کی مانند ہو جائینگے غرض کہ کشتیٔ دین طوفان ضلالت کے بھنور میں پھنس چکی ہو گی اور لوگ صرف نام کے مسلمان رہ جائینگے تو ایسے نازک وقت میں میری اُمّت میں سے ایک مردِ خدا مسیحؑ اور مہدی ہو کر آئیگا جو دینِ محمدیؐ کو دوبارہ دنیا میں قائم کریگا - اور قرآن شریف کی تعلیم جسکو لوگ بھول چکے ہونگے اُسے از سرِ نو لوگوں کے سینوں کو منوّر کریگا - سو اے اُمّتِ محمدیؐ! آنکھیں کھولو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو - وہ مسیحؑ اور مہدیؑ جسکے تم انتظار تھے اور جس کی آمد کی خبر رسولِ خدا صلعم نے تم کو دی تھی وہ آچکا ہے اور وہ سب نشان ظاہر ہو گئے جنکی خبر رسولِ خداؐ نے دی تھی - اُمّتِ محمدیہؐ تاریکی کے بھنور میں غوطہ زن تھی اور لوگ خدا کے حکموں کو بھول کر محض نام کے مسلمان رہ گئے تھے - خدائے واحد کو چھوڑ کر قبر پرستی اور پیر پرستی کر رہے تھے تو ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق مسیح موعود علیہ السّلام کو بھیجا جیسی کہ قدیم سے اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے جنہوں نے آکر مُردہ روحوں کو زندہ کیا بیماروں کو شفا دی مخلوقِ خدا کو کُفر کی تاریکی سے نکالا اور قرآن شریف کی تعلیم کو لوگوں پر واضح کر دیا اور وہ رستہ بتا دیا جس پر چل کر خدا کی رضا حاصل کیجا سکتی ہے سو کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اُس کی آواز کو سُنا اور مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اسکو پہچان لیا اور مبارک ہیں وہ دل جو اسکی طرف جُھک گئے اور اُسکے قدموں میں گر پڑے اُنہوں نے خدا کو پا لیا اور اپنے مال اور جان اور ہر ایک چیز کو اُس مقدّس وجود پر قربان کر دیا اور خدا کے مقرّبوں سے ہو گئے کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اسکی تعلیم پر پورا پورا عمل کرتے ہیں سو اے احمدی بہنو! تم بھی اُن شرطوں پر عمل کر کے نیکی پورے طور سے کوشش کرو جو تم نے بیعت کے وقت کی ہیں دنیا کی تکلیفوں سے مت ڈرو کہ دنیا چند روزہ ہے تبلیغ اسلام اپنا فرض سمجھو جب تک ہر ایک احمدی مرد ہو یا عورت تبلیغ کرنا اپنا فرض نہ سمجھے تب تک جماعت ترقی نہیں

کر سکتی - اب اسلام پر بہت نازک وقت ہے ہر طرف سے دشمن حملہ کر رہے ہیں دیکھو عیسائی عورتیں گھروں میں جاکر مسلمان عورتوں کو تبلیغ کر کے عیسائی کر رہی ہیں ایسا ہی ہندو عورتیں بھی شدھی میں امداد دے رہی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم دین حق کی سرگرم مبلغہ نہ بنیں یہ ہماری غفلتوں کا نتیجہ ہے - سو اے احمدی بہنو! تم بھی اتفاق کرو اور آنکھیں کھولو اس زمانہ کی قدر کرو خدا نے تمھیں اپنے فضل و کرم سے تبلیغ کا موقعہ دیا ہے سو تم اس سے فائدہ اٹھاؤ - دیکھو صحابیہؓ عورتیں مردوں سے بھی سبقت لے گئی تھیں جنگوں میں بھی مردوں کے برابر کام کرتی تھیں اور انہوں نے دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا تھا - آجکل تو دین کا پھیلانا آسان ہو گیا ہے اور ہر طرح سے امن ہے اگر تم تھوڑی سی کوشش کرو تو جماعت ترقی کر سکتی ہے اسوقت پیسہ کی بہت ضرورت ہے تم اپنے خرچوں کو کم کر کے وہ تبلیغ اسلام میں خرچ کرو - بہت افسوس ہے کہ دنیا کے کاموں میں تو ہم ہر روز اتنا وقت خرچ کرتی ہیں لیکن خدا کے لئے تم پندرہ دن کے بعد ایک گھنٹہ بھی نہیں نکال سکتیں - حالانکہ بیعت کے وقت اقرار کیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی - صرف زبان سے بیعت کرنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک اس پر پورا پورا عمل نہ کیا جائے خدا کا وعدہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئینگے - مگر یہ نہیں کہ تم اس وعدہ کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہو - چاہیئے کہ اس وعدہ کے انتظار میں کوشش کرو اور دعا بھی مانگو - دیکھو اگر ایک طالب علم پڑھائی بالکل نہ کرے اور دل میں یہ خیال ہو کہ میں کامیاب ہو جاؤنگا تو وہ ہرگز نہیں ہو سکتا اسی طرح ہر ایک کام کے ساتھ اسباب بھی ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم دعا بھی کرو اور کوشش بھی کرو اور میرا یہ وعدہ ہے کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب ہونگے ؛

خاکسار سکینہ بی بی بنت چوہدری صادق علی صاحب
تحصیلدار (جہلم)

دلچسپ معلومات

(۱) بچگان کے متعلق :-

بیڈ فورڈ کالج کی طالبات کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر لائٹ وڈ نے بیان کیا کہ جوڑوں کی درد کا مرض انگلستان کے بچوں میں اب کثرت سے ہے - یہ مرض عام طور پر سات سے دس سال کی عمر کے بچوں میں نسبتاً زیادہ ہے - ہر سال اگر خاص اس مرض سے نہیں تو اسکے لازمی نتائج سے چالیس ہزار اموات واقع ہوتی ہیں - ادویات اسقدر فائدہ مند نہیں جسقدر کہ حفاظتی تدبیریں نفع رساں ہیں - اخیر میں آپ نے فرمایا کہ اس امر کی روک تھام کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ بچوں کے گھٹنوں کو ننگا نہ رہنے دیا جائے -

اسی موقع پر ایک اور ڈاکٹر نے بیان کیا کہ بچوں کی دانتوں کی کمزوری کا باعث یہ ہے کہ کھانے کے بعد انہیں عام طور پر کلی نہیں کرائی جاتی - اور اس طرح سے مٹھاس اور خوراک کے ذرات منہ کے اندر رہ جاتے ہیں جو دانتوں کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتے ہیں - نیز بیان فرمایا کہ پھلوں کا

استعمال بچوں کے لئے قدرتی مسواک ہے۔ بشرطیکہ وہ تازہ ہوں۔ ڈبوں میں بند کئے ہوئے پھلوں میں اسقدر طاقت نہیں ہوتی ہے ✦

(۲۲) موٹروں کی رفتار:۔

تمام دنیا کی نگاہیں اِسوقت دو مشہور موٹر سواروں پر لگی ہوئی ہیں۔ جن کا ارادہ ہے کہ موٹروں کو اسقدر تیزی سے چلایا جائے۔ کہ دنیا محوِ حیرت ہو جائے۔ یہ سوار کیپٹن کیمپبل اور مینجر سی گیرو ہیں۔ دونو ہی انگریز ہیں۔ اور دونو ہی دنیا کے نامدار موٹر سوار ہیں۔ کیپٹن کیمپبل نے اپنے لئے جنوبی افریقہ کا ریتلا میدان پسند کیا ہے جہاں وہ اپنی موٹر جسکے تیار کرنے میں تین لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں کی آزمائش کرے گا ✦

مینجر سی گیرو ڈیٹونا واقع امریکہ کو جارہا ہے اور یہ مقام جو ایک چھوٹا سا ریگستان ہے اُسکے تجربات کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اس کی موٹر کا انجن ایک ہزار گھوڑوں کی طاقت کا ہے۔ خشکی پر اگر کامیابی ہوئی تو شاید وہ اپنے فن کی مہارت کا ثبوت پانی میں بھی پیش کریگا۔ اِس مقصد کے لئے ایک موٹر کشتی بھی ہمراہ ہے ✦

ان ہر دو اشخاص کی امداد انگلستان کی موٹر بنانے والی کمپنیاں کر رہی ہیں۔ اور اُنکا یہ فعل اپنی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے ہے۔ حکومت بھی مقدور بھر امداد دے رہی ہے ✦

(۲۳) سر ننگا رکھنے کا نتیجہ:۔

دارالعوام (پارلیمنٹ) انگلستان میں یہ قاعدہ ہے کہ جسوقت کوئی ممبر کوئی تقریر کسی ریزولیوشن کی موافقت یا مخالفت میں کرنا چاہے۔ تو پریذیڈنٹ سے اجازت لیتے وقت اُسکا سر ننگا ہونا چاہیئے ✦

گذشتہ دنوں ایک عجیب واقعہ پیش آیا مس لارنس اِسی دارالعوام کی ایک ممبر ہیں۔ جنکو عام طور پر سر ننگا رکھنے کی عادت ہے۔ ایک بل پر بحث و مباحثہ ہو رہا تھا۔ اور مس مذکور کو اس سے مخالفت تھی۔ پریذیڈنٹ سے تقریر کی اجازت چاہی۔ لیکن سر حسب معمول ننگا تھا۔ چنانچہ درخواست نامنظور ہوئی۔ تمام مجلس میں زور کا قہقہہ بلند ہوا۔ اور ہر طرف سے "ٹوپی پہنئے" "ٹوپی پہنئے" کی آوازیں آنے لگیں۔ لیکن ٹوپی ہوتی تو یہ موقع ہی کیوں آتا ✦

کہتے ہیں ایک ہم مجلس نے کاغذ کا ایک تختہ ڈیسک سے جلدی سے اُٹھا کر مس صاحبہ کو سر ڈھانپنے کیلئے دیا۔ لیکن بدقسمتی سے کچھ فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ اسکے بعد ایک اور شخص نے اپنی ہیٹ اُتار کر پیش کی جو قبولیت حاصل نہ کر سکی ✦

اسی رد و کد میں بہت وقت گذر گیا اور مس صاحبہ خاموشی کی خاموش اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں ✦

(۲۴) توہمات:۔

ہندوستان کی آبادی کا بیشتر حصہ ابھی تک تعلیم سے محض نابلد ہے۔ اور ان کی روزمرہ کی زندگی میں ایسے ایسے واقعات سُننے میں آتے ہیں جو انکی جہالت پر دلالت کرتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ کا فرض تھا کہ "سوراج" حاصل کرنے سے پہلے اِن لوگوں کی طرف توجہ کرتے اُنکی

تعلیم و اصلاح کے ذرائع سوچتے اور اس حالت میں اُنکے اپنے دعاوی کی کچھ عزت ہوتی - لیکن موجودہ تو یہ حالت ہے کہ زید ایک بچہ ہے اور بکر اُسے تریاق دلانے کی کوشش کررہا ہے - لیکن جبتک زید کو تریاق کے فوائد اور صحیح استعمال کی خبر نہیں تب تک بکر کی تمام کوششیں اکارت ہیں -

زید کی دانش مندرجہ ذیل واقعہ سے اچھی طرح ظاہر ہوجائیگی - جبلپور میں چند ایک عورتوں نے سادہ لوح انسانوں کو لوٹنے کے لئے ایک عجیب طریقہ اختیار کر رکھا تھا - یہ عورتیں عوام پر ظاہر کرتی تھیں کہ اُن میں ایسی طاقت موجود ہے کہ غرباء کو مالدار بنا سکتی ہیں (لیکن خود بھیک مانگتی پھرتی ہیں)

ہر ایک امیدوار سے اُس کی حیثیت کے مطابق دس روپیہ سے لیکر ڈیڑھ سو روپیہ تک "مالدار بنانے کی فیس" لی جاتی - اور جاہل "امیدوار ان لکشمی دیوی" ان اجارہ داروں کو مُنہ مانگی رقوم ادا کر دیتے - عوض میں انہیں مٹی کا ایک برتن دیدیتیں - یہ برتن ایک ٹوکرے کے نیچے رکھدیا جاتا - اور گھی کے چراغ جلا کر پوجا پاٹ شروع ہوتی - پوجا کے بعد کپڑے اور اناج وغیرہ (جو پوجا کے لوازمات سے ہوتے) بھی انہی عورتوں کے حصہ میں آتے - حکم ہوتا کہ ایک خاص عرصہ کے بعد یہ برتن روپوں اشرفیوں سے لبالب ہوجائیگا - اور کہ ٹوکرے کو بلا اجازت حاصل کیئے بغیر اُٹھایا نہ جائے - اور جو کوئی ایسی عدول حکمی کریگا اُسپر طرح طرح کے ابتلا آئینگے - مثلاً ایک سانپ زمین سے نکلیگا - جو پھنکارتا ہوا آنکھوں کو ڈس جائیگا - اور اگر اس (ٹوکرا اور برتن کے) راز کو کسی پر ظاہر کیا جائیگا تو نتیجہ موت کے مترادف ہوگا ؛

الغرض سینکڑوں روپیہ بٹور لئے گئے لیکن ٹوکرا اُٹھانے کی اجازت کسی کو نہ ملی - اور نہ ہی کوئی "موہوم خطرناک نتائج" کے خوف سے راز کو افشا ہی کرتا - بھلا ہو پولیس والوں کا کہ انہوں نے کہیں سے اِن خطرناک عورتوں کی کارروائیوں کا پتہ حاصل کر لیا اور بھولے بھالے انسانوں کو مزید دھوکہ دہی سے بچا لیا - عورتوں پر مقدمات دائر ہیں ؛

جس ملک میں جہالت و سادہ لوحی کا یہ عالم ہو وہاں سوشل اصلاح کی کسقدر ضرورت ہے ؟

خاکسار ع - ن از بھاؤنگر (کاٹھیاواڑ)

ایتھر

ایتھر تمام نظام قدرت کو گھیرے ہوئے ہے - یہ کہنا ناممکن ہے - کہ ایتھر کہاں تک ہے - لیکن تمام سائنسدان اسپر متفق ہیں - کہ ایتھر ایک مادہ ہے - جو دیکھا نہیں جا سکتا - پر اُسکے کاموں سے اُسکی ہستی کا پتہ چلتا ہے - مثلاً ایتھر آواز اور روشنی کو ہمارے تک پہنچاتا ہے - چاند سورج اور دیگر اجرام فلکی کی روشنی کا ہم تک پہنچنا بغیر ایتھر کے ناممکن ہے - اسی طرح آواز کا سُننا بھی محال -

جیسے تالاب میں پتھر پھینکنے سے لاتعداد ہم مرکز دائرے بن جاتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے کناروں تک پہنچ جاتے ہیں ٹھیک اسی طرح سے روشنی اور آواز کا عمل ایتھر پر ہوتا ہے - یعنی روشنی یا آواز ایتھر میں ہم مرکز دائرے پیدا کرتی ہے - جو بہت سُرعت سے بڑھتے چلے جاتے ہیں ماہرین

کا خیال ہے۔ کہ ان دائروں کا وجود مفقود ہونا ناممکن ہے۔ روشنی کے دائرے بہ نسبت آواز کے دائروں کے سُرعت سے بڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اگر رات کو آسمان پر ابر ہو۔ تو بجلی کی چمک پہلے دکھائی دیتی ہے اور گرج کچھ دیر بعد۔ اسی طرح توپ چلنے سے بارود کی روشنی آواز سے زود تر نظر آتی ہے۔

انسان نے آواز اور روشنی کے ان دائروں سے بہت کام لیا ہے۔ چنانچہ آواز کے دائروں سے فائدہ اُٹھانے کے لئے وائرلیس ٹیلیگرافی (بے تار کے تار برقی) کی ایجاد ہوئی۔ اسکا موجد سر مارکونی انگلینڈ کا ایک باشندہ تھا۔ روشنی کے دائروں سے کام لینے کے لئے ٹیلی وژن (دُور نظری) کی ایجاد کی گئی۔ اسکا ایجاد کرنے والا شاید سر ٹامس ایڈیسن امریکہ کا نامور ماہر سائنس ہے۔ وائرلیس (بے تار کے تار برقی) کے متعلق تو لوگ تھوڑا بہت جانتے ہی ہیں۔ مگر ٹیلی وژن (دُور نظری) کی بابت بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ ٹیلی وژن آلہ ہے جسکے ذریعے دنیا کے ہر خطے کو گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ہم واقعات گذشتہ کو کبھی وائرلیس یا ٹیلی وژن کے ذریعہ سے دیکھنے کے قابل ہونگے؟ کیا ایتھر کے دائرے ہم کو تاریخ کا نقشہ کھینچ کے بتائینگے؟ ماہرین سائنس قیاس کرتے ہیں۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کسی روز ہم گذشتہ چیزوں کو دیکھیں گے۔ اور اُنکی آوازوں کو سُنیں گے۔ مگر عوام کے لئے ایسی بات کا ایک لمحہ بھر بھی تصوّر کرنا تعجب خیز ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے اُس راز کو جو ایتھر میں مستتر ہے مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے۔ روشنی۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ایتھر کی لہروں کے سوا نہیں پھیل سکتی۔ انہیں لہروں کے سبب پرانے زمانے کے حالات دیکھنے ممکن ہو جائینگے۔ اور انسان کے ہاتھ میں ایک بہت بڑی طاقت آجائیگی۔ اگر یہ ممکن ہے۔ تو صرف واقعات گذشتہ اور اُن انسانوں کے حالات ہی جو لاکھوں برس پہلے مر چکے ہیں نہیں دیکھنے میں آئینگے۔ بلکہ وہ سب کچھ سچ مچ ہوتا ہُوا نظر آئیگا۔ مثلاً اگر کسی گذشتہ جنگ کا نظارہ دیکھنا ہو گا۔ تو فوجوں کی نقل و حرکت۔ توپ و بندوق کی گرج۔ گھوڑوں کا بدکنا سب ہوتا ہُوا دکھائی دیگا۔ اگر ایسا ہو گیا۔ تو میرے خیال میں تواریخ کی غلط بیانیاں بھی دُور ہو جائینگی۔ اور مخالفین اسلامی تواریخ کے جابر بادشاہوں پر الزامات نہ لگا سکینگے۔

راقم ایس۔ اے شاد (احمدی) سیالکوٹی از دھن باد (بہار اُڑیسہ)

ترقی مصباح

محترمہ ایس۔ ایس نسیم صاحب کیملپور نے مصباح کے ۱۵ ار نومبر ۱۹۲۸ء کے پرچہ میں چار پانچ طریق ترقی مصباح کیلئے تحریر فرمائے ہیں۔ واقعی انکے یہ چند خیال ایسے ہیں کہ ہم سب بہنوں کو ان پر عمل کرنا چاہئیے خصوصاً انکا خیال کہ بہنیں دوسرے اخباروں میں مضمون دینے کیلئے تیار ہوتی ہیں۔ لیکن اپنے اخبار کی ترقی کے لئے کوشاں نہیں۔ اسلئے بہنوں کو چاہئیے کہ اپنے اخبار مصباح میں بھی مضامین دیا کریں۔ انشاء اللہ پھر قلیل عرصہ میں یہ اخبار نہ صرف ہر لحاظ سے اعلیٰ اور عظیم الشان ہو سکتا ہے بلکہ ظاہری و معنوی صورت

میں بھی بے نظیر اخبار ہو جائیگا - امید ہے ذی استطاعت اور تعلیم یافتہ خواتین خداداد نعمتوں سے فائدہ اٹھاتی ہوئیں نہ صرف آئندہ نسلوں کے لئے نیک نمونہ اور قربانی کی روح پیدا کرینگی - بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو بھی حاصل کرنیوالی ہونگی ممکن ہے کہ بعض بہنیں اسوقت رسالہ کی موجودہ حالت کو مدنظر رکھتی ہوئی اسکے لئے معمولی سی قربانی یا ترقی کے لئے قدم بڑھانے کو کچھ وقعت نہ دیتی ہوں - انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ تمہاری یہ ادنیٰ قربانیاں کسی وقت عظیم الشان ثمرات لائے بغیر نہیں رہینگی - جب تمہاری اولادیں اور آئندہ نسلیں ان اخباروں کی ورق گردانی کرینگی - تو نہ صرف ان میں مالی اور علمی قربانی کی روح پیدا ہوگی - بلکہ آپ کا ایک معمولی سا نام دیکھنے پر بھی تحسین اور دعائیہ کلمات کے ساتھ آپکو یاد کرینگی - شائد کوئی بہن میرے اس دردِ دل سے نکلے ہوئے خیال کو یونہی سمجھ کر نظر انداز کر دے - اس لئے تھوڑے دنوں کا اپنا عملی واقعہ پیش کرتی ہوں ڈاکٹر صاحب اپنے ابا جان کے الحکم اخبار کے بعض پرانے فائل ساتھ لائے ہوئے ہیں چھ سات دن ہی ابھی گذرے ہونگے - کہ اخبار الحکم ۱۹۰۸ء کے فائلوں کی ورق گردانی کر رہی تھی - کہ سید حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ جو سیالکوٹ کی احمدیہ جماعت میں کیا بلحاظ خاندانی کیا بلحاظ اپنی مالی اور علمی عظیم الشان قربانیوں کے اعلیٰ پایہ کے برگزیدہ شخص گذرے ہیں - جب ان ہی فائلوں میں ان کے اکثر مضمون لکھے ہوئے میری نظر سے گذرے - خصوصاً جن پر ایڈیٹر صاحب کا یہ ریمارک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو پڑھ کر بہت پسند فرمایا اور شائع فرمانے کے لئے خوشنودی کا اظہار فرمایا - انکو پڑھ کر ایک خوشی کی لہر پیدا ہوئی - نہ صرف انہیں دعائیہ کلمات کے ساتھ یاد کیا - بلکہ مجھ میں ایسے مبارک اور مفید کام کے لئے زیادہ قدم اٹھانے کی ہمت اور روح پیدا ہوئی - یہ کیفیت صرف تعلقات اور شہری نسبت کی وجہ سے طاری ہوئی - تو جب ان کی اولادیں اور آئندہ نسلیں ان اخباروں کی ورق گردانی کرینگی - تو یقیناً بہت سے فوائد اور نکات حاصل کرنیکے علاوہ بشاشت اور اس قسم کی سپرٹ پیدا کرینگی - جس دیوار کے مضبوط کرنے اور جس بیج کے ڈالنے سے ایسے اعلیٰ اور عظیم الشان ثمرات حاصل ہوں - تو وہ کون ہے - جو اسکی طرف سے روگردانی کر سکے - اس لئے میں امید کرتی ہوں - جو بہنیں باوجود علم و لیاقت لکھنے کے صرف حجاب کی وجہ سے اس خدمت کے بجا لانے میں محروم رہی ہیں - جلد اس مبارک کام میں حصہ لینگی - اور جو بہنیں اس اخبار کی موجودہ حالت کو پیش نظر لا کر باوجود علم رکھنے کے اس میں مضامین لکھنے اپنی شان کے شایان خیال نہیں فرماتیں - وہ اس تصور کو اپنے ذہن سے نکالتی ہوئی - مفید مضامین لکھ کر مصباح کی علمی ترقی میں حصہ لینگی - اور جن بہنوں کی حالت میں مالی لحاظ سے کشائش ہے انکو چاہیئے اپنے اخبار کے چندہ کو اور زیادہ بڑھا کر اخبار کی معاونین بن جائیں جس طرح محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور محترمہ ایس - ایس تسنیم صاحبہ نے سب سے پہلے قدم رکھ کر قربانی اور اخلاص کا ثبوت دیا ہے امید ہے دوسری ذی استطاعت بہنیں بھی حسب توفیق حصہ لینگی - عاجزہ بھی آئندہ اس اخبار مصباح کا سالانہ چندہ پانچ روپے ادا کیا کریگی - اس طرح اکثر بہنوں کے اضافہ سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ مالی لحاظ سے اخبار اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائیگا - دوسرا فائدہ یہ کہ جو غریب بہنیں بڑے شوق اور محبت سے اخبار کو جاری کراتی

ہیں۔ پھر بعد میں افلاس اور تنگی کی وجہ سے بند کرانے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنے حالات ایڈیٹر صاحبہ کی خدمت میں پیش کر کے اخبار کو بجائے بند کرانے کے کچھ اور پیسے کم کرانے کی درخواست کر سکتی ہیں بشرطیکہ اگر ذی استطاعت بہنیں حسب توفیق اور رقم بڑھا کر اخبار کی معاونین بن جائیں۔ اس صورت میں اس نقصان کی تلافی ہو سکتی ہے ✽

خاکسارہ حریم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب مشرقی افریقہ یوگنڈا - کاکامری

بتعمیل ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح

لنڈن مشن کیلئے چندہ

LIBRARY

حیدرآباد دکن کی مستورات کا چندہ

(۱) محل جناب سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب سکندرآباد دکن

(۲) بنت جناب سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب 〃 〃 عـــہ

(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 صہ

(۴) شہر بانو بیگم بنت سیٹھ ابراہیم بھائی 〃 〃 عـــہ

(۵) بنت شہر بانو بیگم 〃 〃 〃 〃 〃 عہ

(۶) ہمشیرہ فاضل علاء الدین 〃 〃 〃 صہ

(۷) محل دوم ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب 〃 ہگا

(۸) 〃 عبدالغفور صاحب 〃 〃 ہگا

(۹) سکینہ بوا ۱۱

میزان ما خفٰ ۱۵

(۱۰) محل اول حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم مغفور 〃 صہ

(۱۱) 〃 دوم 〃 〃 〃 〃 عہ

(۱۲) بنت دوم حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم مغفور حیدرآباد دکن عہ

(۱۳) بنت سوم 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 عہ

(۱۴) محل مولوی سید بشارت احمد صاحب 〃 〃 〃 عہ

(۱۵) بنت 〃 〃 〃 〃 〃 〃 عا

(۱۶) محل حکیم میر سعادت علی صاحب 〃 〃 〃 عہ

(۱۷) 〃 سیٹھ محمد غوث صاحب 〃 〃 عـــہ

(۱۸) امۃ الحفیظ بیگم بنت سیٹھ محمد غوث صاحب 〃 〃 عاسر

(۱۹) امۃ الحی بیگم 〃 〃 〃 〃 〃 عہ

(۲۰) محل نواب سید رضوی صاحب 〃 〃 عا

(۲۱) 〃 دوم 〃 〃 〃 〃 〃 عہ ۱۲

(۲۲) بہو صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 عہ ۱۲

(۲۳) بنت 〃 〃 〃 〃 〃 عہ

(۲۴) محل عبدالرشید خاں صاحب 〃 〃 〃 لعہ

(۲۵) 〃 مولوی بہاء الدین خانصاحب 〃 〃 〃 للعہ

(۲۶) ہمشیرہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 عہ ۸

(۲۷) ہمشیرہ خورد 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۸

(۲۸) ہمشیرہ زادی 〃 〃 〃 〃 〃 عا

(۲۹) محل دلاور علی بیگ صاحب 〃 〃 〃 عہ

(۳۰) محل شاہ فیض الدین صاحب 〃 〃 عہ ۸

(۳۱) 〃 مولوی محمد عثمان صاحب 〃 〃 عا

(۳۲) بنت 〃 〃 〃 〃 〃 سے

(۳۳) محل اول ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب 〃 〃 〃 عہ

(۳۴) 〃 مولوی سید اسد اللہ صاحب 〃 〃 〃 عہ

(۳۵) 〃 مولوی مومن حسین صاحب 〃 〃 سے

(۳۶) 〃 احمد حسین صاحب 〃 〃 عہ

✽ کل رقم جلسہ سالانہ سے قبل ناظر صاحب بیت المال کو قادیان شریف منجانب سکندرآباد بھیج گئی ہے۔

سکینہ بیگم

مجوزہ شیڈ مجلس اماء اللہ حیدرآباد

(۳۷) محل میاں بشیر احمد صاحب حیدرآباد دکن عہ ر
(۳۸) " سیٹھ عبداللطیف صاحب " " ؏ ر
(۳۹) " سردلاور علی صاحب " " عہ ر
(۴۰) " اکبر حسین صاحب ضلع محبوب نگر صہ ر
(۴۱) " خواجہ حسین صاحب " " عہ ر
(۴۲) کلثوم بیگم صاحبہ ایک عدد بالی طلائی
(۴۳) خالہ صاحبہ سکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ .
(۴۴) والدہ صاحبہ ابوحامد صاحب عہ ر
(۴۵) مالن جی صاحبہ عہ ر
(۴۶) حسینی بیگم ۴ ر
(۴۷) مبارکہ بیگم ۲ ر
(۴۸) حفیظہ بیگم ۱ ر
(۴۹) محل میر احمد علی صاحب ۵ ع
(۵۰) " محمد محبوب علی صاحب ۵ للعہ
(۵۱) بنت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب سکندرآباد عہ ر
(۵۲) " " " " " " عہ ر
(۵۳) بنت شہربانو بیگم صاحبہ " عہ ر
(۵۴) ہمشیرہ فاضل علاء الدین صاحب " عہ ر

[illegible] حضرت صاحب [illegible]

میزان

الحمد للہ منجانب مستورات احمدیہ جماعت حیدرآباد و سکندرآباد کُل رقم چندہ مبلغ ۳۳۰ روپے ہوا - اب تک قادیان شریف کو مبلغ ۱۸۲ روپے پہنچگئے - ناظر بیت المال حیدرآباد کو ایک عدد بالی طلائی ایک جوڑا کرن پھول مرصع مبلغ ۱۴۵ روپے پہنچ گئے ہیں باقی وعدہ ۱۴ للعہ جملہ رقم ۳۴۱ للعہ

خاکسار سلیمہ بیگم اسسٹنٹ سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

قصبہ اٹکور

گذشتہ ہفتہ بروز جمعہ ایک زنانہ جلسہ منعقد کیا گیا - جسمیں مولوی محمد عبدالرحیم صاحب متعلم جامعہ عثمانیہ ساکن رائچور نے چندہ کے متعلق پُراثر تقریر کی - اور فرمایا کہ احمدی مستورات چندہ میں ویسا ہی حصہ لیں جیسا کہ ہمارے احمدی مرد دیتے ہیں - اور حیدرآبادی تکلفات کو چھوڑ دیں خوب محنت کریں اور جو کچھ ہوسکے چندہ ادا کریں - اور پھر صاحب موصوف نے ہم احمدی مستورات کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم حضرت امام ایدہ اللہ کے محلات مبارک کے نمونہ پر چلیں کہ کس طرح آپ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں مستورات مہمان کی بلاتکلف سربراہی فرمائی - آخر میں نوہزاروالی تحریک پیش کرکے سب سے پہلے اپنی والدہ کا چندہ اسی وقت ادا کیا - یہ ہمارے قصبہ میں احمدی مستورات کو تقریر سُننے کا سب سے پہلا موقعہ تھا تمام مستورات آپکی تقریر سے بہت متاثر ہوئیں - اور اسی وقت اس چھوٹی سی گاؤں والی جماعت سے جملہ ۵ عللہ روپے نقد وصول ہوئے جو دارالامان روانہ کیئے گئے - اس جلسہ میں چھوٹی چھوٹی لڑکیوں نے بھی حصہ لیا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا - فقط

فہرست مستورات جماعت اٹکور چندہ دہندگان

(۱) فریدالنساء بیگم والدہ محمد عبدالرحیم صاحب عہ ر
(۲) اہلیہ اوّل شمشیر علی صاحب ؏ ۸ ر
(۳) " دوم " " ؏ ۸ ر
(۴) اہلیہ محمد میاں صاحب ؏ ر
(۵) اہلیہ غلام رسول صاحب عہ ر
(۶) اہلیہ محمد میراں صاحب عہ ر
(۷) " اوّل عبدالحمید صاحب ؏ ر
(۸) " دوم " " ؏
(۹) دختر بزرگ " " ؏ ر
(۱۰) " خورد " " ؏ ر

(۱۱) اہلیہ عبد العزیز صاحب عـہ ر

(۱۲) اہلیہ فرزند عبد العزیز صاحب عـہ ر

(۱۳) اہلیہ فرزند دوم ،، ،، عـہ ر

جملہ ۲ علعہ ر

خاکسار
نقد وصول ہُوا
اہلیہ عبد الحمید صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ اٹکور

جہلم کی فہرست چندہ لنڈن مشن احمدی خواتین جہلم

۱- اہلیہ صاحبہ چوہدری صادق علی صاحب پائی آنہ روپے ــ ــ ۵ نقد ایک انگوٹھی

۲- ،، ثانی ،، ،، ،، ــ ــ ــ ۵

۳- ،، مولوی محمد یوسف خاں صاحب مبلغ افریکہ طلائی گلوبند ایک عدد

۴- امۃ اللہ بنت ڈاکٹر محبوب خاں صاحب پازیب پاؤں

۵- اہلیہ صاحبہ شیخ عبد العزیز صاحب ــ ــ ــ ۳

۶- ،، ،، شیخ فضل حق صاحب ــ ــ ــ ۵

۷- ،، ،، شیخ محمد حسین صاحب ــ ــ ۱ ــ ۴

۸- ،، ،، منشی منور دین صاحب ــ ــ ــ ۱

۹- ،، ،، میاں نذیر احمد صاحب پازیب پاؤں

۱۰- ،، ،، شیخ خلیل الرحمٰن صاحب ــ ــ ۸ ــ

۱۱- ،، ،، شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ــ ــ ۸ ــ

۱۲- ،، ،، شیخ عبد السلام صاحب ــ ــ ــ ۱

۱۳- ،، ،، محمد حسین صاحب شانہ گر ــ ــ ــ ۱

۱۴- ،، ،، بابو محمد سلیم صاحب ــ ــ ــ ۲

۱۵- والدہ صاحبہ شیخ خلیل الرحمٰن صاحب ــ ــ ۸ ــ

۱۶- اہلیہ صاحبہ بابو عطا محمد صاحب گلے کی ہیکل طلائی

۱۷- ،، ،، چوہدری علی اکبر صاحب کانٹے طلائی اور انگوٹھی طلائی

۱۸- والدہ صاحبہ بابو عبد الحکیم صاحب ــ ــ ــ ۱

۱۹- اہلیہ صاحبہ شیخ غلام حیدر صاحب ــ ــ ــ ۱

۲۰- بشارت الٰہی بنت بابو شاہ عالم صاحب ــ ــ ــ ۱

۲۱- اہلیہ صاحبہ مستری الٰہ دین صاحب ــ ــ ــ ۱

۲۲- اہلیہ صاحبہ مستری عبد الکریم صاحب ــ ــ ــ ۱

۲۳- اہلیہ صاحبہ عبد اللہ صاحب ــ ــ ۴ ــ

۲۴- ،، ،، شیخ عبد الحق صاحب ــ ــ ۸ ــ

۲۵- ،، ،، بابو عبد الحمید صاحب ــ ــ ــ ۲

۲۶- ،، ،، مولوی عبد المغنی صاحب پازیب پاؤں

۲۷- والدہ صاحبہ فیروز دین صاحب ــ ــ ــ ۱

۲۸- اہلیہ صاحبہ میاں لال دین صاحب ــ ــ ــ ۱

۲۹- ،، ،، محمد بخش شانہ گر ــ ــ ۸ ــ

۳۰- ،، ،، مستری محمد دین صاحب ــ ــ ــ ۱

۳۱- ،، ،، مستری عبد العزیز صاحب ــ ــ ۸ ــ

۳۲- ،، ،، عبد الواحد صاحب درزی ــ ــ ۸ ــ

۳۳- ،، ،، بدر دین شانہ گر ــ ــ ۸ ــ

۳۴- احمدی خواتین موضع جادہ ــ ــ ــ انقد اور پانچ مرگیاں چاندی

۳۵- بنت مولوی عظیم اللہ صاحب ــ ــ ــ ۱۰

۳۶- ہمشیرہ صاحبہ بابو فضل کریم صاحب ــ ــ ــ ۱۰

۳۷- اہلیہ صاحبہ شیر محمد صاحب ــ ــ ــ ۵

۳۸- اہلیہ صاحبہ منشی محمد حسن صاحب ــ ــ ــ ۱

۳۹- صاحبزادی صاحبہ چوہدری صادق علی صاحب پازیب پاؤں

۴۰- اہلیہ صاحبہ بابو عبد الواحد صاحب پھول طلائی ایک جوڑی

۴۱- ،، ،، ثانی ،، ،، ،، کانٹے طلائی ایک جوڑی

۴۲- صاحبزادی صاحبہ چوہدری صادق علی صاحب انگوٹھی طلائی

درخواست دعا

پیاری مصباحی بہنو! السلام علیکم!! میرے دو نو بھائیوں کے بچے کچھ علیل سے رہتے ہیں اسلئے ملتمس ہوں کہ آپ سب بہنیں دردِ دل کے ساتھ محمد انور و ناصر احمد (ثانی) کی درازیٔ عمر و نیک صالح ہونیکے لئے دُعا فرمائیں مشکور ہونگی۔ راقمہ سلمہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔

معمّہ

یکم فروری ۱۹۲۹ء کے مصباح میں دو حل طلب معموں میں سے پہلے کا یہ جواب ہے:- جو بہادروں کو بطور انعام ملتا ہے۔ وہ لفظ "شاباش" ہے +

ایک معمّہ حل طلب مصباح میں درج کرنے کے واسطے ارسال خدمت ہے:-

ایک پرندہ بتاؤ جسکے سر پر پیر ہوں؟ (امۃ الرحمٰن)

(بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)